۴۲ صحیح احادیثِ نبویہؐ کا مجموعہ

اربعینِ نوَوِیؒ

مرتب:

امام یحییٰ بن شرف الدین النووی رحمۃ اللہ علیہ

(م ۶۷۶ھ)

مکتبہ خُدّام القرآن لاہور

36۔کے، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 35869501-03

www.tanzeem.org

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ
اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ
اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ
اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ

”الٰہی! رحمت بھیج حضرت محمد (ﷺ) پر اور حضرت محمد (ﷺ) کی آل پر، جس طرح تو نے رحمت بھیجی حضرت ابراہیم (علیہ السلام) پر اور حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر، بیشک تو تعریف کیا گیا ہے، بزرگ ہے۔

الٰہی! برکت بھیج حضرت محمد (ﷺ) پر اور حضرت محمد (ﷺ) کی آل پر، جس طرح تو نے برکت بھیجی حضرت ابراہیم (علیہ السلام) پر اور حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر، بیشک تو تعریف کیا گیا ہے، بزرگ ہے“۔

(۱)اصلاحِ نیت کی ضرورت واہمیت

عَنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَبِیْ حَفْصٍ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ :

((اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَاِنَّمَا لِکُلِّ امْرِئٍ مَا نَوٰی ، فَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ فَھِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ، وَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗ لِدُنْیَا یُصِیْبُھَا اَوِ امْرَأَۃٍ یَنْکِحُھَا فَھِجْرَتُہٗ اِلٰی مَا ھَاجَرَ اِلَیْہِ)) (رواہ البخاری ومسلم)

امیر المؤمنین ابوحفص عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

’’تمام اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کو اُس کی نیت کے مطابق جزا ملے گی۔ جس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کے لیے ہو تو اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے لیے ہے۔ اور جس کی ہجرت حصولِ دنیا کے لیے یا کسی عورت سے نکاح کی غرض سے ہو تو اس کی ہجرت اسی چیز کے لیے ہے جس کے لیے اس نے ہجرت کی۔‘‘

(۲)اسلام، ایمان اور احسان کے مفاہیم

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ :

بَیْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم ذَاتَ یَوْمٍ اِذْ طَلَعَ عَلَیْنَا رَجُلٌ شَدِیْدُ بَیَاضِ الثِّیَابِ شَدِیْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا یُرٰی عَلَیْہِ اَثَرُ السَّفَرِ وَلَا یَعْرِفُہٗ مِنَّا اَحَدٌ، حَتّٰی جَلَسَ اِلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَسْنَدَ رُکْبَتَیْہِ اِلٰی رُکْبَتَیْہِ وَوَضَعَ کَفَّیْہِ عَلٰی فَخِذَیْہِ، وَقَالَ :یَا مُحَمَّدُ! اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِسْلَامِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم : ((اَلْاِسْلَامُ اَنْ تَشْھَدَ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ وَتُقِیْمَ الصَّلَاۃَ، وَتُؤْتِیَ الزَّکَاۃَ، وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ، وَتَحُجَّ الْبَیْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا)) قَالَ :

صَدَقْتَ، قَالَ :فَعَجِبْنَا لَهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ، قَالَ :فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيْمَانِ؟ قَالَ : ((اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ، وَمَلَائِكَتِهِ، وَكُتُبِهِ، وَرُسُلِهِ، وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ)) قَالَ :صَدَقْتَ، قَالَ :فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِحْسَانِ، قَالَ:((اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ)) قَالَ :فَأَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ، قَالَ:((مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ)) قَالَ :فَأَخْبِرْنِي عَنْ اَمَارَاتِهَا؟ قَالَ :((اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا، وَاَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبُنْيَانِ)) ثُمَّ انْطَلَقَ، فَلَبِثْتُ مَلِيًّا ثُمَّ قَالَ لِيْ: ((يَا عُمَرُ اَتَدْرِيْ مَنِ السَّائِلُ؟)) قُلْتُ :اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ :((فَإِنَّهُ جِبْرِيْلُ، اَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ)) (رواہ مسلم)

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں:

''ایک دن ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک شخص نمودار ہوا جس کا لباس انتہائی سفید اور بال سخت سیاہ تھے۔ اس پر سفر کے آثار دکھائی دیتے تھے نہ ہم میں سے کوئی اسے پہچانتا تھا (وہ آیا) اور نبی اکرم ﷺ کے قریب اس طرح بیٹھا کہ اس نے اپنے گھٹنے آپؐ کے گھٹنوں کے ساتھ ملا دیے اور اپنے ہاتھ اپنی (یا آپؐ کی) رانوں پر رکھ دیے اور کہا: ''اے محمد (ﷺ)! مجھے اسلام کے بارے میں بتائیے (کہ اسلام کیا ہے؟) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسلام یہ ہے کہ تو گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور یہ کہ محمد (ﷺ) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں' نماز ادا کرے' زکوٰۃ دے' رمضان کے روزے رکھے' اور استطاعت ہو تو بیت اللہ کا حج کرے''۔ اس نے کہا: ''آپ نے سچ فرمایا''۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہمیں تعجب ہوا کہ وہ خود سوال کرتا ہے اور خود ہی جواب کی تصدیق کرتا ہے۔ پھر اس نے کہا: ''مجھے ایمان کے بارے میں بتائیے'' (کہ ایمان کسے کہتے ہیں؟) آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایمان یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ پر' فرشتوں پر' اس کی نازل کردہ کتابوں پر' اس کے رسولوں پر' آخرت پر' اور اچھی بری تقدیر پر ایمان رکھے''۔ اس نے کہا: ''آپ

نے بالکل درست فرمایا''۔ پھر اُس نے کہا: مجھے احسان کے بارے میں بتلائیے'' (کہ احسان کسے کہتے ہیں؟) آپ ﷺ نے فرمایا: ''(احسان یہ ہے کہ) تو اللہ تعالیٰ کی عبادت یوں کرے گویا تو اسے دیکھ رہا ہے' اور اگر یہ مقام حاصل نہ ہو تو کم از کم یہ خیال رہے کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے''۔ پھر اس نے کہا کہ: ''مجھے قیامت کے بارے میں بتلائیے'' (کہ کب آئے گی؟) آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کے متعلق میرا علم تمہارے علم سے زیادہ نہیں''۔ اس نے کہا: ''تو پھر اس کی نشانیاں ہی بتلا دیں''۔ آپؐ نے فرمایا: ''تو اس کی نشانیاں یہ ہیں کہ لونڈیاں اپنی مالکاؤں کو جنم دینے لگیں' اور تم ننگے پاؤں' ننگے جسم' تنگ دست' بکریوں کے چرواہوں کو دیکھو کہ وہ عمارتوں کی تعمیر میں حد سے تجاوز کرنے لگیں گے''۔ اس کے بعد وہ سائل چلا گیا۔ کچھ وقت گزرنے کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: ''عمر! جانتے ہو یہ سائل کون تھا؟'' میں (عمر) نے کہا: ''اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں''۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ جبریل تھے' جو تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے''۔

(۳) ارکانِ اسلام

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ:

((بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ: شَهَادَةِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَاِقَامِ الصَّلَاةِ، وَاِيْتَاءِ الزَّكَاةِ، وَحَجِّ الْبَيْتِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ))

(رواه البخاری و مسلم)

ابوعبدالرحمٰن' سیدنا عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے: گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں' نماز قائم کرنا' زکوٰۃ ادا کرنا'

بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔''

(۴) انسان کے تخلیقی مراحل اور انجامِ آخرت

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم وَھُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ :

((اِنَّ اَحَدَکُمْ یُجْمَعُ خَلْقُہٗ فِیْ بَطْنِ اُمِّہٖ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا نُطْفَۃً ، ثُمَّ یَکُوْنُ عَلَقَۃً مِّثْلَ ذٰلِکَ ، ثُمَّ یَکُوْنُ مُضْغَۃً مِّثْلَ ذٰلِکَ ، ثُمَّ یُرْسَلُ اِلَیْہِ الْمَلَکُ فَیَنْفُخُ فِیْہِ الرُّوْحَ ، وَیُؤْمَرُ بِاَرْبَعِ کَلِمَاتٍ ، بِکَتْبِ رِزْقِہٖ ، وَاَجَلِہٖ ، وَعَمَلِہٖ ، وَشَقِیٌّ اَوْ سَعِیْدٌ ، فَوَ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا اِلٰـہَ غَیْرُہٗ ! اِنَّ اَحَدَکُمْ لَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ حَتّٰی مَا یَکُوْنُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَھَا اِلَّا ذِرَاعٌ ، فَیَسْبِقُ عَلَیْہِ الْکِتَابُ ، فَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَھْلِ النَّارِ ، فَیَدْخُلُھَا ، وَاِنَّ اَحَدَکُمْ لَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَھْلِ النَّارِ ، حَتّٰی مَا یَکُوْنُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَھَا اِلَّا ذِرَاعٌ ، فَیَسْبِقُ عَلَیْہِ الْکِتَابُ ، فَیَعْمَلُ بِعَمَلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ ، فَیَدْخُلُھَا)) (رواہ البخاری)

''ابوعبدالرحمٰن' سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' وہ کہتے ہیں ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا' اور وہ صادق ومصدوق ہیں:

''تم میں سے ہر ایک کی تخلیق یوں ہوتی ہے کہ وہ اپنی والدہ کے پیٹ میں چالیس یوم تک نطفہ کی صورت میں' اس کے بعد اتنے ہی روز تک جمے ہوئے خون کی صورت میں اور اس کے بعد اتنے ہی روز گوشت کے لوتھڑے کی صورت میں رہتا ہے۔ بعدازاں اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجا جاتا ہے جو آکر اس میں روح پھونکتا ہے' اور اسے اس پیدا ہونے والے کے متعلق چار باتیں' رزق' عمر' عمل اور اس کے شقی (بدبخت) یا سعید (نیک بخت) ہونے کے متعلق' لکھنے کا حکم دیا جاتا ہے۔ پس اُس اللہ تعالیٰ کی قسم جس کے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں! تم میں سے کوئی آدمی اہل جنت کے سے اعمال کرتا رہتا ہے' یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے مابین صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ باقی رہ جاتا ہے تو اس پر وہ سابقہ تحریر غالب آجاتی ہے اور وہ شخص اہل جہنم کا سا عمل کر کے جہنم میں

چلا جاتا ہے۔ اور ایک شخص اہل جہنم کے سے عمل کرتا رہتا ہے' یہاں تک کہ اس کے اور جہنم کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ باقی رہ جاتا ہے تو اس پر وہ سابقہ تحریر غالب آ جاتی ہے اور وہ شخص اہل جنت کا سا عمل کر کے جنت میں چلا جاتا ہے۔''

(۵) مذمت بدعت

عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اُمِّ عَبْدِ اللّٰهِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :

((مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ)) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ ((مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ اَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ)) (رواه البخاری و مسلم)

اُمّ المؤمنین اُمّ عبداللہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص ہمارے دین میں کسی ایسی بات کو جاری کرے جو اس دین میں نہیں ہے تو وہ بات (عمل) مردود ہے''۔ مسلم کی ایک روایت کے الفاظ یوں ہیں: ''جو شخص ایسا عمل کرے جس کا ہمارے دین میں حکم نہیں تو وہ (عمل) مردود ہے۔''

(۶) حلال' حرام اور اصلاحِ قلب

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ :

((اِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ ، وَاِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ ، وَبَيْنَهُمَا اُمُوْرٌ مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ ، فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ فَقَدِ اسْتَبْرَأَ لِدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ ، وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ ، كَالرَّاعِيْ يَرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يَّرْتَعَ فِيْهِ ، اَلَا وَاِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى ، اَلَا وَاِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهٗ ، اَلَا وَاِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً ، اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ ، وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ ، اَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ)) (رواہ البخاری و مسلم)

ابوعبداللہ سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

''حلال چیزوں کا حکم بالکل واضح ہے اور حرام چیزوں کا حکم بھی واضح ہے' اور ان دونوں (حلال وحرام) کے درمیان کچھ امور متشابہ ہیں جن کی حلت وحرمت کو اکثر لوگ نہیں جانتے۔ پس جو شخص اس قسم کی غیر واضح اشیاء سے بچ گیا اس نے اپنے دین اور عزت کو بچا لیا' اور جو شخص اس قسم کے امور کو اختیار کرنے لگے وہ حرام میں جا پڑے گا' جیسا کہ کوئی چرواہا چراگاہ کے آس پاس جانوروں کو چرائے تو ہو سکتا ہے کہ جانور چراگاہ میں جا پہنچیں۔ خبردار! ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی چراگاہ سے مراد اس کی حرام کردہ اشیاء ہیں۔ خبردار! جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے' اگر وہ درست ہو تو سارا جسم درست رہتا ہے اور اگر وہ خراب ہو جائے تو سارا جسم خراب ہو جاتا ہے۔ خبردار! وہ گوشت کا ٹکڑا دل ہے۔''

(۷) اِخلاص' خیرخواہی' وفاداری

عَنْ اَبِیْ رُقَیَّةَ تَمِیْمِ بْنِ اَوْسٍ الدَّارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ :

((**اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَةُ**)) **قُلْنَا : لِمَنْ؟ قَالَ :**((**لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهٖ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِیْنَ وَعَامَّتِهِمْ**)) (رواہ مسلم)

ابورقیہ سیدنا تمیم بن اوس داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''دین خیرخواہی کا نام ہے''۔ ہم (صحابہ) نے کہا (خیرخواہی) کس کے لیے ہو؟ آپؐ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے لیے' اُس کی کتاب کے لیے' اُس کے رسول کے لیے' مسلمانوں کے حکمرانوں اور عوام کے لیے۔''

(۸) تحفظِ جان ومالِ مسلم

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ :

((اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَشْهَدُوْا اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، وَیُقِیْمُوا الصَّلَاةَ، وَیُؤْتُوا الزَّكَاةَ، فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوْا مِنِّیْ دِمَاءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ، اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ، وَحِسَابُهُمْ عَلَی اللّٰهِ تَعَالٰی))

(رواہ البخاری و مسلم)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جنگ کرتا رہوں تا آنکہ وہ گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں۔ جب وہ یہ کام کرلیں تو وہ مجھ سے اپنے خون اور اموال محفوظ کر لیں گے، سوائے کسی اسلامی حق کے، اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا''۔

(۹) اطاعتِ رسول کی فرضیت اور کثرتِ سوالات کی ممانعت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ صَخْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ:

((مَا نَهَیْتُكُمْ عَنْهُ فَاجْتَنِبُوْهُ، وَمَا اَمَرْتُكُمْ بِهٖ فَافْعَلُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ، فَاِنَّمَا اَهْلَكَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَثْرَةُ مَسَائِلِهِمْ وَاخْتِلَافُهُمْ عَلٰی اَنْبِیَائِهِمْ))

(رواہ البخاری و مسلم)

سیدنا ابو ہریرہ عبدالرحمٰن بن صخر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

''میں تمہیں جس کام سے منع کروں اس سے باز رہو اور جس کام کا حکم دوں اسے بقدرِ استطاعت بجا لاؤ۔ تم سے پہلے لوگوں کو ان کے کثرتِ سوالات اور انبیاء سے اختلاف نے ہلاک کر ڈالا تھا۔''

(۱۰) اکل حلال کی اہمیت اور کسب حرام کی مذمت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم :

((اِنَّ اللّٰهَ طَیِّبٌ، لَا یَقْبَلُ اِلَّا طَیِّبًا ، وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ بِمَا اَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِیْنَ، فَقَالَ: ﴿یٰۤاَیُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ﴾ (المؤمنون: ۵۱) **وَقَالَ : ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ﴾** (البقرة: ۱۷۲) **ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ یُطِیْلُ السَّفَرَ ، اَشْعَثَ اَغْبَرَ ، یَمُدُّ یَدَیْهِ اِلَی السَّمَاءِ، یَا رَبِّ! یَارَبِّ! وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ ، وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ ، وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ ، وَغُذِیَ بِالْحَرَامِ ، فَاَنّٰی یُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ!))** (رواه مسلم)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ پاک ہے اور وہ صرف پاک چیز ہی قبول کرتا ہے' اور اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو وہی حکم دیا ہے جو رسولوں کو دیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''اے میرے رسولو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اچھے عمل کرو''۔ اور اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان سے فرمایا: ''اے ایمان والو! ہم نے جو پاکیزہ چیزیں تمہیں رزق کے طور پر دی ہیں ان میں سے کھاؤ''۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس شخص کا ذکر کیا جو طویل سفر کرے' اس کے بال پراگندہ اور خود غبار آلود ہوں' وہ آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا اٹھا کر یاربّ! یاربّ! کہے' مگر اس کی حالت یہ ہو کہ اس کا کھانا' پینا' لباس اور غذا ہر چیز حرام ہو تو اس کی دعا کیسے قبول ہو؟''

(۱۱) اِجتناب ِشبہات

عَنْ اَبِیْ مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ ۔ سِبْطِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَرَیْحَانَتِهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ۔ قَالَ : حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم :

((دَعْ مَا یَرِیْبُكَ اِلٰی مَا لَا یَرِیْبُكَ))

(رواه النسائی والترمذی' وقال حسن صحیح)

رسول اللہ ﷺ کے نواسے اور آپ کی خوشبو ابومحمد سیدنا حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان حفظ کر رکھا ہے:

''جو بات تمہیں شک میں مبتلا کرے اسے ترک کر دو اور جس میں کوئی شک وشبہ نہ ہو اسے اختیار کرو۔''

(۱۲) مسلمانوں کا غیر متعلق امور سے اجتناب واحتراز

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :

((مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَا لَا یَعْنِیْهِ))

(حدیث حسن رواہ الترمذی وغیرہ ھکذا)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''انسان کے حسن اسلام میں سے یہ بھی ہے کہ وہ ان کاموں کو ترک کر دے جن کا کوئی فائدہ نہیں۔''

(۱۳) اسلامی اخوت' تکمیل ایمان

عَنْ اَبِی حَمْزَةَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ خَادِمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ :

((لَا یُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْهِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهٖ))

(رواہ البخاری و مسلم)

رسول اللہ ﷺ کے خادم ابوحمزہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' وہ نبی اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں' آپؐ نے فرمایا:

''تم میں سے کوئی شخص اُس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنے (مسلمان) بھائی کے لیے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔''

(۱۴) خونِ مسلم کی حرمت اور جوازِ قتل کی تین صورتیں

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :

((لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ، يَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ، اِلَّا بِاَحْدٰی ثَلَاثٍ :الثَّـیِّبُ الزَّانِیْ، وَالـنَّفْسُ بِالنَّفْسِ، وَالتَّارِكُ لِدِیْنِهٖ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ)) (رواہ البخاری و مسلم)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''(مندرجہ ذیل) تین صورتوں کے علاوہ کسی مسلمان کا خون حلال نہیں، جو یہ گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں: (۱) شادی شدہ زانی (۲) جان کے بدلے جان (یعنی قاتل) (۳) دین کا تارک، جماعت سے علیحدگی اختیار کرنے والا۔''

(۱۵) اسلامی آدابِ معاشرت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ :

((مَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیَقُلْ خَیْرًا اَوْ لِیَصْمُتْ، وَمَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُكْرِمْ جَارَهٗ، وَمَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُكْرِمْ ضَیْفَهٗ)) (رواہ البخاری و مسلم)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات کہے یا پھر خاموش رہے۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے ہمسائے کی عزت کرے۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ کو اور یومِ آخرت کو مانتا ہے وہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔''

(۱۶) غصہ سے ممانعت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ:

اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم :اَوْصِنِیْ، قَالَ :((لَا تَغْضَبْ)) فَرَدَّدَ مِرَارًا،

قَالَ :((لَا تَغْضَبْ)) (رواہ البخاری)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: آپؐ مجھے وصیت فرمائیں۔ آپؐ نے فرمایا:''غصہ نہ کیا کرو''۔ اس نے بار بار اپنا سوال دہرایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر بار یہی جواب دیا:''غصہ نہ کیا کرو۔''

(۱۷) ہر کام سلیقے سے اور ہر ایک سے حسن سلوک

عَنْ اَبِیْ یَعْلٰی شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ :

((اِنَّ اللّٰہَ کَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ، فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَۃَ، وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذِّبْحَۃَ، وَلْیُحِدَّ اَحَدُکُمْ شَفْرَتَہٗ، وَلْیُرِحْ ذَبِیْحَتَہٗ))

(رواہ مسلم)

سیدنا ابویعلیٰ شداد بن اوس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا ہے، پس جب تم قتل کروتو اچھے طریقے سے قتل کرو اور جب ذبح کروتو بھی اچھے طریقے سے ذبح کرو۔ تمہیں چاہیے کہ اپنی چھری کو خوب تیز کرلو اور ذبیحہ کو راحت پہنچاؤ۔''

(۱۸) تقویٰ اور حسن اخلاق

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ جُنْدُبِ بْنِ جُنَادَۃَ وَاَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ :

((اِتَّقِ اللّٰہَ حَیْثُمَا کُنْتَ، وَاَتْبِعِ السَّیِّئَۃَ الْحَسَنَۃَ تَمْحُھَا، وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ)) (رواہ الترمذی وقال:حدیث حسن، وفی بعض النسخ: حسن صحیح)

سیدنا ابوذر جندب بن جنادہ رضی اللہ عنہ اور ابوعبدالرحمٰن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تم جہاں کہیں بھی ہو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کیا کرو اور گناہ کے بعد نیکی کرلیا کرو' وہ نیکی اس گناہ کو مٹا ڈالے گی اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آیا کرو۔''

(۱۹) تقدیر اور توکل

عَنْ اَبِی الْعَبَّاسِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ :

کُنْتُ خَلْفَ النَّبِیِّ ﷺ یَوْمًا ' فَقَالَ :((یَا غُلَامُ! اِنِّیْ اُعَلِّمُکَ کَلِمَاتٍ : احْفَظِ اللّٰہَ یَحْفَظْکَ ' احْفَظِ اللّٰہَ تَجِدْہُ تُجَاھَکَ ' اِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللّٰہَ ' وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ ' وَاعْلَمْ اَنَّ الْاُمَّۃَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰی اَنْ یَّنْفَعُوْکَ بِشَیْءٍ لَمْ یَنْفَعُوْکَ اِلاَّ بِشَیْءٍ قَدْ کَتَبَہُ اللّٰہُ لَکَ' وَاِنِ اجْتَمَعُوْا عَلٰی اَنْ یَّضُرُّوْکَ بِشَیْءٍ لَمْ یَضُرُّوْکَ اِلاَّ بِشَیْءٍ قَدْ کَتَبَہُ اللّٰہُ عَلَیْکَ' رُفِعَتِ الْاَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ))

رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح' وفی روایۃ غیر الترمذی :

((احْفَظِ اللّٰہَ تَجِدْہُ اَمَامَکَ ' تَعَرَّفْ اِلَی اللّٰہِ فِی الرَّخَاءِ یَعْرِفْکَ فِی الشِّدَّۃِ' وَاعْلَمْ اَنَّ مَا اَخْطَأَکَ لَمْ یَکُنْ لِیُصِیْبَکَ ' وَمَا اَصَابَکَ لَمْ یَکُنْ لِیُخْطِئَکَ ' وَاعْلَمْ اَنَّ النَّصْرَ مَعَ الصَّبْرِ ' وَاَنَّ الْفَرَجَ مَعَ الْکَرْبِ ' وَاَنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا))

سیدنا ابوالعباس' عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

ایک روز میں (سواری پر) نبی اکرم ﷺ کے پیچھے تھا تو آپؐ نے فرمایا: ''اے لڑکے! میں تمہیں چند (مفید) باتیں بتاتا ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ کے احکام کی حفاظت کر (اس کے احکام کی پابندی کر) وہ تیری حفاظت کرے گا۔ تو اللہ تعالیٰ کے احکام کی حفاظت کر' تو اسے اپنے سامنے پائے گا۔ جب تو سوال کرے تو اللہ تعالیٰ ہی سے سوال کر اور جب تو مدد طلب کرے تو اللہ تعالیٰ ہی سے مدد مانگ۔ یاد رکھ' ساری دُنیا کے لوگ جمع ہو کر تجھے فائدہ پہنچانا چاہیں تو وہ تجھے کسی بات کا فائدہ اور نفع نہیں دے سکتے' سوائے اس کے جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے مقدر کر رکھا ہے' اور اگر سارے لوگ

مل کر تجھے نقصان پہنچانا چاہیں تو وہ تیرا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے' سوائے اس نقصان کے جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے مقدر کر رکھا ہے۔ قلم اٹھا لیے گئے اور صحیفے خشک ہو چکے ہیں۔'' (ترمذی نے اسے حسن صحیح کہا ہے)

ترمذی کے علاوہ دوسرے محدثین کی روایت میں یوں ہے: ''تو اللہ تعالیٰ کے احکام کی حفاظت کر' تو اسے اپنے سامنے پائے گا۔ تو خوشحالی میں اس کی طرف رجوع کر' وہ تنگ دستی کے وقت تیری مدد فرمائے گا۔ یاد رکھو! جو چیز تمہیں نہیں ملی وہ تمہیں مل ہی نہیں سکتی تھی' اور جو کچھ تجھے مل گیا اس سے تو محروم نہیں رہ سکتا تھا۔ یاد رکھو! اللہ تعالیٰ کی مدد صبر سے وابستہ ہے۔ اور تکالیف و مصائب کے بعد کشادگی اور فراخی آتی ہے۔ اور تنگی کے بعد آسانی بھی ہوتی ہے''۔

(۲۰) شرم وحیا جزوِ ایمان ہے

عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِیِّ الْبَدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم :

((اِنَّ مِمَّا اَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْاُوْلٰى اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ)) (رواه البخاری)

سیدنا ابومسعود عقبہ بن عمرو انصاری بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''سابقہ نبوت کے کلام میں سے لوگوں نے جو باتیں پائی ہیں' ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب تو حیا چھوڑ دے تو جو دل چاہے کر۔''

(۲۱) اللہ تعالیٰ پر ایمان اور اس پر ثابت قدمی

عَنْ اَبِیْ عَمْرٍو ' وَقِيْلَ اَبِیْ عَمْرَةَ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ' قَالَ :

قُلْتُ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قُلْ لِّیْ فِی الْاِسْلَامِ قَوْلًا ' لَا اَسْاَلُ عَنْهُ اَحَدًا غَيْرَكَ '

قَالَ : ((قُلْ آمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ)) (رواه مسلم)

سیدنا ابوعمرو (یا ابوعمرہ) سفیان بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں نے کہا: یارسول اللہ! مجھے اسلام کے بارے میں کوئی ایسی واضح بات فرمائیں کہ اس کے متعلق مجھے آپ کے علاوہ کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہ رہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو کہہ میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا' اور پھر اس پر ثابت قدم رہ۔''

(۲۲) فرائض اور حلال وحرام کا التزام

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا:

اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: ((أَرَأَیْتَ إِذَا صَلَّیْتُ الصَّلَوَاتِ الْمَکْتُوْبَاتِ، وَصُمْتُ رَمَضَانَ، وَاَحْلَلْتُ الْحَلَالَ، وَحَرَّمْتُ الْحَرَامَ، وَلَمْ اَزِدْ عَلٰی ذٰلِکَ شَیْئًا، أَاَدْخُلُ الْجَنَّۃَ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) (رواہ مسلم وَمَعْنٰی حَرَّمْتُ الْحَرَامَ: اجْتَنَبْتُہٗ وَمَعْنٰی اَحْلَلْتُ الْحَلَالَ: فَعَلْتُہٗ مُعْتَقِدًا حِلَّہٗ)

ابوعبداللہ سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: فرمائیے! اگر میں (صرف) فرض نمازیں ادا کروں' (صرف) رمضان کے روزے رکھوں' حلال کو حلال جانوں اور حرام کو حرام سمجھوں اور اس سے زیادہ کوئی عمل نہ کروں تو کیا میں جنت میں جاسکوں گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں!''

(۲۳) وضو' ذکر' نماز' صدقہ' صبر اور قرآن کے فضائل

عَنْ اَبِیْ مَالِکٍ الْحَارِثِ بْنِ عَاصِمٍ الْاَشْعَرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم:

((اَلطُّھُوْرُ شَطْرُ الْإِیْمَانِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ تَمْلَأُ الْمِیْزَانَ، وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ تَمْلَآنِ مَا بَیْنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، وَالصَّلَاۃُ نُوْرٌ، وَالصَّدَقَۃُ بُرْھَانٌ، وَالصَّبْرُ ضِیَاءٌ، وَالْقُرْآنُ حُجَّۃٌ لَکَ اَوْ عَلَیْکَ، کُلُّ النَّاسِ یَغْدُوْا فَبَائِعٌ نَفْسَہٗ، فَمُعْتِقُھَا اَوْ مُوْبِقُھَا)) (رواہ مسلم)

سیدنا ابومالک حارث بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا:

''پاکیزگی نصف ایمان ہے''۔ اور ''الحمدللہ'' کا کلمہ ترازو کو بھر دے گا (یعنی نیکی کے پلڑے کو وزنی کرے گا)۔ ''سبحان اللہ'' اور ''الحمدللہ'' یہ دونوں کلمے زمین وآسمان کے مابین خلا کو پُر کر دیتے ہیں۔ نماز (نمازی کے لیے) نور ہے۔ صدقہ (صدقہ کرنے والے کے لیے ایمان کی) دلیل ہے۔ صبر (صبر کرنے والے کے لیے) روشنی ہے اور قرآن تمہارے حق میں یا تمہارے خلاف دلیل ہوگا۔ ہر شخص روزانہ اپنا سودا کرتا ہے اوراس کے نتیجے میں یا تو خودکو (جہنم سے) آزاد کرالیتا ہے یا خودکو تباہ کر بیٹھتا ہے۔''

(۲۴) حرمت ظلم اور حقیقت توحید

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ الْغِفَارِیِّ رضی اللہ عنہ ' عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِیْمَا یَرْوِیْهِ عَنْ رَّبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ : اَنَّهٗ قَالَ:

((یَا عِبَادِیْ! اِنِّیْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰی نَفْسِیْ ' وَجَعَلْتُهٗ بَیْنَکُمْ مُّحَرَّمًا ' فَلَا تَظَالَمُوْا ۔

یَا عِبَادِیْ! کُلُّکُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ هَدَیْتُهٗ ' فَاسْتَهْدُوْنِیْ اَهْدِکُمْ ' یَا عِبَادِیْ! کُلُّکُمْ جَائِعٌ اِلَّا مَنْ اَطْعَمْتُهٗ ' فَاسْتَطْعِمُوْنِیْ اُطْعِمْکُمْ ' یَا عِبَادِیْ! کُلُّکُمْ عَارٍ اِلَّا مَنْ کَسَوْتُهٗ ' فَاسْتَکْسُوْنِیْ اَکْسُکُمْ ' یَا عِبَادِیْ! اِنَّکُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّیْلِ وَالنَّهَارِ ' وَاَنَا اَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا ' فَاسْتَغْفِرُوْنِیْ اَغْفِرْ لَکُمْ۔

یَا عِبَادِیْ! اِنَّکُمْ لَنْ تَبْلُغُوْا ضَرِّیْ فَتَضُرُّوْنِیْ ' وَلَنْ تَبْلُغُوْا نَفْعِیْ فَتَنْفَعُوْنِیْ '

یَا عِبَادِیْ! لَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَآخِرَکُمْ ' وَاِنْسَکُمْ وَجِنَّکُمْ ' کَانُوْا عَلٰی اَتْقٰی قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِّنْکُمْ ' مَا زَادَ ذٰلِكَ فِیْ مُلْکِیْ شَیْئًا ' یَا عِبَادِیْ! لَوْ اَنَّ اَوَّلَکُمْ وَآخِرَکُمْ ' وَاِنْسَکُمْ وَجِنَّکُمْ کَانُوْا عَلٰی اَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْکُمْ ' مَا

نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُّلْكِیْ شَيْئًا ، یَا عِبَادِیْ! لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ ، وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ ، قَامُوْا فِیْ صَعِیْدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلُوْنِیْ ، فَاَعْطَیْتُ كُلَّ اِنْسَانٍ مَّسْأَلَتَهٗ ، مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِیْ اِلَّا كَمَا یَنْقُصُ الْمِخْیَطُ اِذَا اُدْخِلَ الْبَحْرَ ۔

یَا عِبَادِیْ! اِنَّمَا هِیَ اَعْمَالُكُمْ اُحْصِیْهَا لَكُمْ ، ثُمَّ اُوَفِّیْكُمْ اِیَّاهَا ، فَمَنْ وَّجَدَ خَیْرًا فَلْیَحْمَدِ اللّٰهَ ، وَمَنْ وَّجَدَ غَیْرَ ذٰلِكَ فَلَا یَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ)) (رواہ مسلم)

سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث قدسی روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

’’میرے بندو! میں نے اپنے اوپر حرام کر رکھا ہے کہ کسی پر ظلم کروں اور میں نے اسے تمہارے درمیان بھی حرام کردیا ہے‘ لہٰذا تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔

میرے بندو! تم سب گمراہ ہو سوائے اس کے جسے میں ہدایت دوں‘ پس تم مجھ سے ہدایت طلب کرو‘ میں تمہیں ضرور ہدایت دوں گا۔ میرے بندو! تم میں سے ہر ایک بھوکا ہے سوائے اس کے جسے میں کھانا دوں‘ پس تم مجھ سے کھانا مانگو‘ میں تمہیں ضرور کھانا دوں گا۔ میرے بندو! تم میں سے ہر ایک ننگا ہے سوائے اس کے جسے میں لباس پہناؤں‘ پس تم مجھ سے لباس طلب کرو‘ میں تمہیں لباس دوں گا۔ میرے بندو! تم دن رات گناہ کرتے ہو اور میں تمام گناہ معاف کرنے والا ہوں‘ پس تم مجھ سے مغفرت طلب کرو‘ میں تمہیں بخش دوں گا۔

میرے بندو! تم مجھے کچھ نقصان پہنچا سکتے ہو نہ فائدہ۔ میرے بندو! اگر تم سب کے سب اگلے پچھلے انسان اور جن تم میں سے نیک ترین شخص کی مانند بن جائیں تو اس سے میری حکومت میں بالکل اضافہ نہ ہوگا۔ میرے بندو! اگر تم سب کے سب اگلے پچھلے انسان اور جن تم میں سے بدترین شخص کی مانند بن جائیں تو اس سے میری حکومت میں بالکل کمی نہیں آئے گی۔ میرے بندو! اگر تمہارے اگلے پچھلے انسان اور جن‘ تمام کے تمام کھلے میدان میں کھڑے ہو کر مجھ سے مانگیں اور میں ہر ایک کو اس کے مانگنے

کے مطابق دیتا جاؤں تو اس سے میرے خزانوں میں بس اتنی سی کمی آئے گی جتنی سمندر میں سوئی ڈبو کر نکالنے سے سمندر میں کمی آتی ہے۔

میرے بندو! میں تمہارے اعمال کو محفوظ کر رہا ہوں' پھر تمہیں ان کی پوری پوری جزا دوں گا' پس جو شخص اچھا نتیجہ پائے وہ اللہ تعالیٰ کی حمد کرے اور جسے اچھا نتیجہ نہ ملے تو وہ صرف اپنے آپ ہی کو ملامت کرے۔''

(۲۵) صدقہ کا حقیقی مفہوم

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ :

اَنَّ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالُوْا لِلنَّبِیِّ ﷺ : یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! ذَھَبَ اَھْلُ الدُّثُوْرِ بِالْاُجُوْرِ ، یُصَلُّوْنَ کَمَا نُصَلِّیْ ، وَیَصُوْمُوْنَ کَمَا نَصُوْمُ ، وَیَتَصَدَّقُوْنَ بِفُضُوْلِ اَمْوَالِھِمْ ، قَالَ :((اَوَ لَیْسَ قَدْ جَعَلَ اللّٰہُ لَکُمْ مَا تَصَدَّقُوْنَ؟ اِنَّ بِکُلِّ تَسْبِیْحَۃٍ صَدَقَۃً ، وَکُلِّ تَکْبِیْرَۃٍ صَدَقَۃً ، وَکُلِّ تَحْمِیْدَۃٍ صَدَقَۃً ، وَکُلِّ تَھْلِیْلَۃٍ صَدَقَۃً ، وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَۃٌ ، وَنَھْیٌ عَنْ مُّنْکَرٍ صَدَقَۃٌ ، وَفِیْ بُضْعِ اَحَدِکُمْ صَدَقَۃٌ))

قَالُوْا: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! اَیَاْتِیْ اَحَدُنَا شَھْوَتَہٗ وَیَکُوْنُ لَہٗ فِیْھَا اَجْرٌ؟ قَالَ : ((اَرَاَیْتُمْ لَوْ وَضَعَھَا فِیْ حَرَامٍ' اَکَانَ عَلَیْہِ وِزْرٌ؟ فَکَذٰلِکَ اِذَا وَضَعَھَا فِی الْحَلَالِ کَانَ لَہٗ اَجْرٌ)) (رواہ مسلم)

سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

چند صحابہ نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا: '''یارسول اللہ! اہل ثروت تو اجر و ثواب میں سبقت لے گئے' کیونکہ وہ ہماری طرح نمازیں پڑھتے اور روزے رکھتے ہیں اور اپنے زائد مال میں سے صدقہ (بھی) کرتے ہیں (مال نہ ہونے کے سبب ہم صدقہ کرنے سے قاصر ہیں)۔ آپ ﷺ نے فرمایا:''کیا اللہ تعالیٰ نے تمہیں بھی صدقے کا

سامان مہیا نہیں کیا؟ تمہارا ایک دفعہ ''سبحان اللہ'' کہنا صدقہ ہے۔تمہارا ایک دفعہ ''اللہ اکبر'' کہنا صدقہ ہے۔ایک دفعہ ''الحمد للہ'' کہنا صدقہ ہے۔ایک دفعہ ''لا الہ الا اللہ'' کہنا صدقہ ہے۔نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا صدقہ ہے۔اور ہم بستری کرنے میں بھی صدقہ کا ثواب ہے''۔

صحابہؓ نے کہا: یارسول اللہ! ہم میں سے کوئی شخص اپنی نفسانی خواہش کو پورا کرے تو اسے بھی ثواب ملتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ''کیا خیال ہے اگر وہ اسے حرام جگہ استعمال کرے تو اسے گناہ نہ ہوگا؟ ایسے ہی حلال مقام پر استعمال کرنے پر اجر بھی ملے گا''۔

(۲۶) ہر نیکی صدقہ ہے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ :

((کُلُّ سُلَامٰی مِنَ النَّاسِ عَلَیْہِ صَدَقَۃٌ ، کُلَّ یَوْمٍ تَطْلُعُ فِیْہِ الشَّمْسُ)) قَالَ : ((تَعْدِلُ بَیْنَ الْاِثْنَیْنِ صَدَقَۃٌ ، وَتُعِیْنُ الرَّجُلَ فِیْ دَابَّتِہٖ فَتَحْمِلُہٗ عَلَیْھَا اَوْ تَرْفَعُ لَہٗ عَلَیْھَا مَتَاعَہٗ صَدَقَۃٌ)) قَالَ :((وَالْکَلِمَۃُ الطَّیِّبَۃُ صَدَقَۃٌ ، وَکُلُّ خُطْوَۃٍ تَمْشِیْھَا اِلَی الصَّلَاۃِ صَدَقَۃٌ ، وَتُمِیْطُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ صَدَقَۃٌ)) (رواہ البخاری ومسلم)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''انسان پر ہر جوڑ کی طرف سے روزانہ صدقہ کرنا ضروری ہے۔دو آدمیوں کے درمیان انصاف کرنا صدقہ ہے۔سواری کے بارے میں کسی سے تعاون کرنا یعنی سواری پر سوار کرنا یا کسی کا سامان لادکر اس کی مدد کرنا صدقہ ہے۔اچھی بات صدقہ ہے۔تم جو قدم نماز کے لیے اٹھاؤ گے وہ صدقہ ہے۔راستہ سے ایذا اور تکلیف دینے والی چیز کو ہٹانا بھی صدقہ ہے''۔

(۲۷) نیکی اور گناہ کی پہچان

عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ :

((اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ ، وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِیْ نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَّطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ)) (رواہ مسلم)

وَعَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :

اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ :((جِئْتَ تَسْاَلُ عَنِ الْبِرِّ؟)) قُلْتُ :نَعَمْ ، قَالَ :((اسْتَفْتِ قَلْبَكَ، اَلْبِرُّ مَا اطْمَاَنَّتْ اِلَيْهِ النَّفْسُ وَاطْمَاَنَّ اِلَيْهِ الْقَلْبُ ، وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِی النَّفْسِ وَتَرَدَّدَ فِی الصَّدْرِ، وَاِنْ اَفْتَاكَ النَّاسُ وَاَفْتَوْكَ)) (حدیث حسن رویناہ فی مُسندَی الامامین احمد بن حنبل والدارمی باسناد حسن)

سیدنا نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اصل نیکی ''حسن اخلاق'' ہے' اور جو چیز تیرے دل میں کھٹکے اور تو چاہتا ہو کہ لوگوں کو اس کی خبر نہ ہو وہ ''گناہ'' ہے''۔

اور حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے فرمایا: ''تم نیکی کے متعلق پوچھنے آئے ہو (کہ نیکی کیا ہے؟)'' میں نے کہا: جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا: ''اپنے دل سے پوچھ لو۔ جس کام پر انسان کا دل مطمئن ہو وہ نیکی ہے اور جو چیز دل میں کھٹکے اور اس کے متعلق سینہ میں تردد ہو' وہ گناہ ہے۔ خواہ لوگ تمہیں اس کے جواز کا بار بار فتویٰ کیوں نہ دیں''۔

(۲۸) وجوب التزامِ سنت

عَنْ اَبِیْ نَجِيْحٍ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ :

وَعَظَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَوْعِظَةً وَّجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ ، وَذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ ، فَقُلْنَا :يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! كَاَنَّهَا مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ ، فَاَوْصِنَا ، قَالَ :((اُوْصِيكُمْ بِتَقْوَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ، وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ ، وَاِنْ تَاَمَّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِیٌّ ، فَاِنَّهٗ مَنْ

يَّعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِيْ فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيْرًا، فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ، تَمَسَّكُوْا بِهَا، وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَاِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُوْرِ، فَاِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ، وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ))

(رواه ابوداوٗد والترمذی، وقال: حديث حسن صحيح)

سیدنا ابو نجیح عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک وعظ فرمایا جس سے دل کانپ اٹھے اور آنکھیں ڈبڈبا آئیں۔ ہم نے کہا: یا رسول اللہ! یہ تو گویا الوداع کہنے والے یعنی چھوڑ کر جانے والے کا سا وعظ ہے۔ آپ ہمیں مزید وصیت فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں، اور وصیت کرتا ہوں کہ اپنے اوپر آنے والے حکام و امراء کے احکام سننا اور اطاعت کرنا، خواہ تم پر کوئی حبشی غلام ہی امیر بن جائے۔ تم میں سے جو شخص میرے بعد زندہ رہے گا وہ یقیناً بہت سے اختلافات دیکھے گا، پس (ان حالات میں) تم میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت (طریقہ) کو لازم پکڑنا اور اسے داڑھوں سے قابو کرنا۔ دین میں نئے نئے کاموں کے ایجاد کرنے سے بچ کر رہنا، کیونکہ دین میں ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے''۔

(۲۹) ابوابِ خیر

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ، قَالَ:

قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَخْبِرْنِیْ بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِی الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِیْ عَنِ النَّارِ، قَالَ: ((لَقَدْ سَأَلْتَ عَنْ عَظِيْمٍ، وَاِنَّهُ لَيَسِيْرٌ عَلٰی مَنْ يَّسَّرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ: تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا، وَتُقِيْمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِی الزَّكَاةَ، وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ، وَتَحُجُّ الْبَيْتَ)) ثُمَّ قَالَ: ((اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰی اَبْوَابِ الْخَيْرِ؟ اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ، وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ

الْـخَـطِيْـئَةَ كَـمَـا يُـطْـفِـئُ الْـمَاءُ النَّارَ، وَصَلَاةُ الرَّجُلِ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ)) ثُمَّ تَلَا ﴿تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ﴾ حَتّٰى بَلَغَ ﴿يَعْمَلُوْنَ﴾ (السجدة:٦ ١٦'١٧) ثُـمَّ قَـالَ :((اَلَا اُخْـبِـرُكَ بِـرَأْسِ الْاَمْـرِ وَعَـمُـوْدِهٖ وَذِرْوَـةِ سَـنَامِهٖ؟)) قُلْتُ :بَلٰى يَـارَسُـوْلَ الـلّٰـهِ! قَـالَ:((رَأْسُ الْاَمْرِ الْاِسْلَامُ، وَعَمُوْدُهُ الصَّلَاةُ، وَذِرْوَةُ سَنَامِهٖ الْـجِهَـادُ)) ثُمَّ قَالَ :((اَلَا اُخْبِرُكَ بِمَلَاكِ ذٰلِكَ كُلِّهٖ؟)) فَقُلْتُ :بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَاَخَذَ بِلِسَانِهٖ وَقَالَ :((كُفَّ عَلَيْكَ هٰذَا)) قُلْتُ :يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! وَاِنَّا لَمُؤَاخَذُوْنَ بِمَا نَتَـكَـلَّـمُ بِـهٖ؟ فَـقَالَ :((ثَـكِلَتْكَ اُمُّكَ يَا مُعَاذُ! وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ — اَوْ قَالَ عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ — اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ)) (رواه الترمذی، وقال: حديث حسن صحيح)

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

میں نے کہا: یارسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں لے جائے اور جہنم سے دور کر دے۔ آپؐ نے فرمایا: ''تو نے ایک انتہائی عظیم چیز کا سوال کیا ہے' لیکن اللہ تعالیٰ جس کے لیے آسان فرما دے اس کے لیے بلاشبہ بڑا آسان کام ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو' اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ نماز قائم کرو۔ زکوٰۃ ادا کرتے رہو۔ رمضان کے روزے رکھو۔ بیت اللہ کا حج کرو''۔ پھر فرمایا: ''کیا میں تجھے نیکی کے دروازے نہ بتاؤں؟ روزہ (جہنم سے) ڈھال ہے۔ صدقہ گناہوں کو یوں مٹا ڈالتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور انسان کا رات کو نماز ادا کرنا۔ اور پھر آپؐ نے یہ آیات تلاوت فرمائیں: ''اہل ایمان کے پہلو (رات کو) بستر سے علیحدہ رہتے ہیں اور وہ اپنے رب کو اس کے عذاب کے خوف اور رحمت کی امید کے ملے جلے جذبات و کیفیات سے پکارتے ہیں اور ہم نے انہیں جو کچھ دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ کوئی نہیں جانتا کہ ہم نے ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لیے کیا کچھ تیار کر

رکھا ہے۔ یہ سب ان کے کیے ہوئے اعمال کی جزا اور بدلہ ہوگا''۔ پھر فرمایا: ''کیا میں تجھے دین کی اصل (بنیاد)' اس کا ستون اور اس کا بلند ترین عمل نہ بتادوں؟'' میں نے کہا: یارسول اللہ! کیوں نہیں ؟ فرمایا: ''دین کی اصل اسلام (یعنی مکمل اطاعت اور خودسپردگی) ہے۔ اس کا ستون نماز اور افضل و بلند عمل جہاد ہے''۔ پھر فرمایا: ''کیا میں تجھے ان تمام اعمال کی بنیاد اور اصل کی خبر نہ دوں؟'' میں نے کہا: جی ہاں' یارسول اللہ! کیوں نہیں؟ تو آپؐ نے اپنی زبان مبارک پکڑی اور فرمایا: ''اسے قابو میں رکھو''۔ میں نے کہا: اے اللہ کے نبی! ہم جو کچھ بولتے ہیں کیا اس کا مواخذہ ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا: ''اے معاذ! تجھے تیری ماں گم پائے' لوگوں کو ان کے چہروں (یا فرمایا ''نتھنوں'') کے بل جہنم میں ان کی زبانوں کی کٹائی (کمائی) ہی تو لے جائے گی''۔

(۳۰) شرعی احکام کی اقسام

فرائض' حدود' محرمات' سکوت عنہا

عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ جُرْثُوْمِ بْنِ نَاشِرٍ ﷛ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ :

((اِنَّ اللّٰهَ فَرَضَ فَرَائِضَ فَلَا تُضَیِّعُوْھَا' وَحَدَّ حُدُوْدًا فَلَا تَعْتَدُوْھَا ' وَحَرَّمَ اَشْیَاءَ فَلَا تَنْتَهِكُوْھَا ' وَسَكَتَ عَنْ اَشْیَاءَ رَحْمَةً لَّكُمْ غَیْرَ نِسْیَانٍ فَلَا تَبْحَثُوْا عَنْھَا)) (حدیث حسن' رواہ الدارقطنی وغیرہ)

سیدنا ابوثعلبہ خشنی جرثوم بن ناشر ﷛ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے کچھ فرائض مقرر کر دیے ہیں انہیں ضائع مت کرو' اور اس نے کچھ حدود مقرر فرمائی ہیں ان سے تجاوز نہ کرو' اور اس نے کچھ چیزوں کو حرام قرار دیا ہے ان کی حرمت پامال نہ کرو' اور اس نے تم پر شفقت فرماتے ہوئے بعض چیزوں کے متعلق عمداً سکوت فرمایا ہے ان کے متعلق تم بحث میں نہ پڑو''۔

(۳۱) زہد کی حقیقت وفضیلت

عَنْ اَبِی الْعَبَّاسِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:

جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ اِذَا عَمِلْتُهُ اَحَبَّنِيَ اللّٰهُ وَاَحَبَّنِيَ النَّاسُ، فَقَالَ: ((اِزْهَدْ فِي الدُّنْيَا، يُحِبَّكَ اللّٰهُ، وَازْهَدْ فِيْمَا فِيْ اَيْدِي النَّاسِ يُحِبَّكَ النَّاسُ)) (حديث حسن رواه ابن ماجة وغيره بأسانيد حسنة)

سیدنا ابو العباس سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا اور اس نے کہا: یارسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتلائیے کہ جب اسے بجالاؤں تو اللہ تعالیٰ بھی مجھ سے محبت کرے اور تمام لوگ بھی مجھ سے محبت کریں۔ آپؐ نے فرمایا: ''دنیا سے بے رغبت ہو جاؤ، اللہ تعالیٰ تم سے محبت فرمائے گا، اور لوگوں کے پاس جو کچھ ہے اس سے بے نیاز رہو، لوگ تم سے محبت کریں گے۔''

(۳۲) ضرر رسانی اور بطور انتقام ضرر سے احتراز

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ سَعْدِ بْنِ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ:

((لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ))

(حديث حسن، رواه ابن ماجة والدارقطني وغيرهما مسندا، ورواه مالك في الموطأ عن عمرو بن يحيى عن ابيه عن النبي ﷺ مُرْسَلًا، فاسقط ابا سعيد، وله طرق يقوى بعضها بعضاً)

سیدنا ابو سعید سعد بن مالک بن سنان خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''نہ کسی کو ضرر پہنچاؤ، نہ ضرر کا انتقام لو۔''

(۳۳) اثباتِ دعویٰ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ:

((لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ ، لَادَّعٰى رِجَالٌ اَمْوَالَ قَوْمٍ وَّدِمَاءَ هُمْ، وَلٰكِنَّ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمُدَّعِيْ وَالْيَمِيْنُ عَلٰى مَنْ اَنْكَرَ))

(حديث حسن، رواه البيهقی وغيره هكذا، وبعضه فی الصحيحين)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اگر لوگوں کو ان کے دعویٰ کے مطابق (بلا تحقیق) دے دیا جائے تو لوگ دوسروں کے اموال اور خون پر دعویٰ کرنے لگیں، لہٰذا اصول یہ ہے کہ مدعی ثبوت پیش کرے اور مدعا علیہ اگر انکاری ہو تو قسم اٹھائے۔''

(۳۴) امر بالمعروف و نہی عن المنکر

عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ :

((مَنْ رَاٰی مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ ، فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ ، فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ ، وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ)) (رواه مسلم)

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

''تم میں سے جو شخص برائی کو دیکھے وہ اسے اپنے ہاتھ (طاقت) سے بدلے، اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو زبان سے (منع کرے)۔ اور اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو دل سے (برا جانے)۔ اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔''

(۳۵) اسلامی معاشرت کے اصول

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم :

((لَا تَحَاسَدُوْا ، وَلَا تَنَاجَشُوْا ، وَلَا تَبَاغَضُوْا ، وَلَا تَدَابَرُوْا ، وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ، وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا ، اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهٗ ، وَلَا يَخْذُلُهٗ ، وَلَا يَحْقِرُهٗ ، التَّقْوٰى هٰهُنَا)) وَيُشِيْرُ اِلٰى صَدْرِهٖ ثَلَاثَ

مَرَّاتٍ ((بِحَسْبِ امْرِئٍ مِّنَ الشَّرِّ اَنْ يَّحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ ، كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ ، دَمُهٗ وَمَالُهٗ وَعِرْضُهٗ)) (رواہ مسلم)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ایک دوسرے پر حسد نہ کرو (کوئی چیز خریدنے کا ارادہ نہ ہو اور کوئی دوسرا شخص خرید رہا ہو تو) خواہ مخواہ بولی میں حصہ لے کر قیمت نہ بڑھاؤ (کہ وہ چیز اسے مہنگی) ملے۔ آپس میں بغض نہ رکھو۔ ایک دوسرے سے منہ نہ موڑو۔ کسی کی بیع پر کوئی شخص بیع نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ کے بندو! بھائی بھائی بن کر رہو۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے' وہ اس (مسلمان بھائی) پر نہ تو ظلم کرتا ہے' نہ اس کی مدد ترک کرتا ہے اور نہ اسے حقیر سمجھتا ہے''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سینے کی طرف اشارہ کر کے تین بار فرمایا: ''تقویٰ یہاں ہے''۔ انسان کے لیے اتنا گناہ ہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔ ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کا خون' مال اور عزت حرام ہے۔''

(۳۶) حسن معاشرت' تیسیر' ستر عیوب' طلبِ علم اور عمل کی فضیلت

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ :

((مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، وَمَنْ يَّسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ ، يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ، وَاللّٰهُ فِیْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِیْ عَوْنِ اَخِيْهِ ، وَمَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ بِهٖ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ ، وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِیْ بَيْتٍ مِنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ ، يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ ، وَيَتَدَارَسُوْنَهٗ بَيْنَهُمْ ، اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ ، وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ ، وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ ، وَمَنْ بَطَّأَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ))

(رواہ مسلم بھذا اللفظ)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جو شخص کسی مؤمن کی دنیا میں تکلیف رفع کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی تکلیفوں میں سے تکلیف رفع فرمائے گا۔ جو شخص کسی تنگدست پر آسانی کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے دنیا و آخرت میں آسانی فرمائے گا۔ جو شخص کسی مسلمان کی عیب پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی عیب پوشی فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے۔ جو شخص طلب علم کی خاطر کوئی راہ چلے اس کے عوض اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان فرمائے گا۔ جب کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کے کسی گھر میں کتاب اللہ کی تلاوت اور تعلیم کے لیے جمع ہوتے ہیں تو ان پر سکینت نازل ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ کی رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے، فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ذکر اپنے ہاں موجود مخلوق میں کرتا ہے، اور جسے خود اس کا عمل ہی پیچھے چھوڑ دے اس کا نسب اسے آگے نہیں بڑھا سکتا۔“

(۳۷) اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی وسعتِ رحمت

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْمَا يَرْوِيْ عَنْ رَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ قَالَ:

((اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ، ثُمَّ بَيَّنَ ذٰلِكَ، فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ عِنْدَهٗ حَسَنَةً كَامِلَةً، فَاِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ عِنْدَهٗ عَشْرَ حَسَنَاتٍ اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ اِلٰى اَضْعَافٍ كَثِيْرَةٍ، وَاِنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ عِنْدَهٗ حَسَنَةً كَامِلَةً، وَاِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً)) (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ فِيْ صَحِيْحَيْهِمَا بِهٰذِهِ الْحُرُوْفِ)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تبارک وتعالیٰ سے روایت کرتے ہیں (یعنی یہ حدیث قدسی

ہے) فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور برائیاں لکھ دی ہیں ۔ پھر اس کی وضاحت یوں فرمائی کہ جو شخص نیکی کا ارادہ کرے' ابھی اس نے عمل نہ کیا ہو' اللہ تعالیٰ اسے اپنے ہاں مکمل نیکی درج فرما لیتا ہے' اور اگر نیکی کا ارادہ کر کے اس پر عمل بھی کر لے تو اللہ تعالیٰ اس ایک نیکی کو اپنے ہاں دس گنا سے لے کر سات سو گنا بلکہ اس سے بھی کئی گنا زیادہ لکھ لیتا ہے''۔ اور اگر انسان صرف برائی کا ارادہ کرے اور اس پر عمل نہ کرے تو بھی اللہ تعالیٰ اسے اپنے ہاں مکمل نیکی لکھ لیتا ہے۔ اور برائی کا ارادہ کر کے عمل کر لے تو اللہ تعالیٰ اپنے ہاں اسے صرف ایک ہی گناہ لکھتا ہے''۔

(۳۸) فرائض اور نوافل اللہ تعالیٰ کے قرب اور محبت کا ذریعہ ہیں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :

((اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَالَ : مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ آذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ، وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُهٗ عَلَیْهِ ، وَمَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّهٗ ، فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ کُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِهٖ ، وَبَصَرَهُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِهٖ ، وَیَدَهُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِهَا ، وَرِجْلَهُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِهَا ، وَاِنْ سَأَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّهٗ ، وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِیْذَنَّهٗ)) (رواہ البخاری)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو شخص میرے کسی ولی (دوست) سے عداوت رکھے میرا اس سے اعلانِ جنگ ہے۔ میرا بندہ میرے فرض کردہ امور کے سوا کسی اور چیز کے ذریعے میرے زیادہ قریب نہیں آ سکتا۔ میرا بندہ نوافل (نفلی عبادات) کے ذریعے میرے قریب ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں' اور جب میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے' اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے' اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس

سے وہ پکڑتا ہے' اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے مانگے تو میں اسے ضرور دیتا ہوں' اور اگر مجھ سے پناہ طلب کرے تو میں اسے پناہ ضرور دیتا ہوں۔''

(۳۹) خطا' نسیان اور جبر و اکراہ کی معافی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ :

((اِنَّ اللّٰہَ تَجَاوَزَ لِیْ عَنْ اُمَّتِی الْخَطَأَ وَالنِّسْیَانَ ' وَمَا اسْتُکْرِھُوْا عَلَیْہِ))

(حدیث حسن' رواہ ابن ماجه والبیہقی وغیرهما)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے میری خاطر میری امت سے (تین قسم کے کاموں اور گناہوں کو) معاف کر دیا ہے: خطا' نسیان اور وہ کام جن کے کرنے پر انسان مجبور کر دیا جائے۔''

(۴۰) دنیا کی بے ثباتی

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ :

اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ بِمَنْکِبَیَّ فَقَالَ : ((کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِیْلٍ))

وَکَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا یَقُوْلُ:

((اِذَا اَمْسَیْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ ' وَاِذَا اَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ' وَخُذْ مِنْ صِحَّتِکَ لِمَرَضِکَ ' وَمِنْ حَیَاتِکَ لِمَوْتِکَ (رواہ البخاری)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے میرے کندھوں کو پکڑ کر فرمایا: ''دنیا میں یوں رہو جیسے کہ اجنبی یا راہ چلتا مسافر ہو۔''

ابن عمر رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے:

''شام ہو جائے تو صبح کی انتظار نہ کیا کرو اور صبح ہو جائے تو شام کی انتظار نہ کرو۔ صحت کو بیماری سے پہلے اور زندگی کو موت سے پہلے غنیمت سمجھو''۔

(۴۱) اطاعتِ رسول ایمان کی علامت ہے

عَنْ اَبِیْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :

((لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ هَوَاهُ تَبِعًا لِّمَا جِئْتُ بِهٖ)) (حديث حسن صحيح رويناه فى كتاب الحجة باسناد صحيح)

سیدنا ابو محمد عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
''تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کی دلی خواہشات میری لائی ہوئی شریعت اور دین کے تابع نہ ہوں''۔

(۴۲) توبہ کی فضیلت اور رحمت الٰہی کی وسعت

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ :

((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : یَا ابْنَ آدَمَ ! اِنَّکَ مَا دَعَوْتَنِیْ وَرَجَوْتَنِیْ غَفَرْتُ لَکَ عَلٰی مَا کَانَ مِنْکَ وَلَا اُبَالِیْ ، یَا ابْنَ آدَمَ! لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُکَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِیْ غَفَرْتُ لَکَ ، یَا ابْنَ آدَمَ ! اِنَّکَ لَوْ اَتَیْتَنِیْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطَایَا ثُمَّ لَقِیْتَنِیْ لَا تُشْرِکُ بِیْ شَیْئًا لَاَتَیْتُکَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً))

(رواه الترمذى وقال : حديث حسن صحيح)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اے ابن آدم! جب تک تو مجھے پکارتا رہے گا اور مجھ سے امیدیں وابستہ رکھے گا تیرے اعمال جیسے بھی ہوئے میں تجھے معاف کرتا رہوں گا اور مجھے تیرے گناہوں کی کوئی پروا نہیں۔ اے ابن آدم! تیرے گناہ آسمان کی بلندیوں

تک بھی پہنچ جائیں اور تو مجھ سے معافی مانگے تو میں تجھے معاف کروں گا۔ اے ابن آدم! اگر تو اتنے گناہ لے کر آئے کہ روئے زمین بھر جائے تو میں تیری اتنی ہی مغفرت کر دوں گا‘ بشرطیکہ تو نے شرک نہ کیا ہو‘‘۔

حکمت دین

کا ایک عظیم خزانہ

نبی اکرم ﷺ کی اہم حدیث

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ بِالنَّاسِ قَبْلَ غَزْوَةِ تَبُوْكَ، فَلَمَّا اَنْ اَصْبَحَ صَلّٰى بِالنَّاسِ صَلٰوةَ الصُّبْحِ ، ثُمَّ اِنَّ النَّاسَ رَكِبُوْا، فَلَمَّا اَنْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ نَعَسَ النَّاسُ فِیْ اَثَرِ الدُّلْجَةِ وَلَزِمَ مُعَاذٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَتْلُوْا اَثَرَهٗ وَالنَّاسُ تَفَرَّقَتْ بِهِمْ رِكَابُهُمْ عَلٰى جَوَادِ الطَّرِيْقِ تَاْكُلُ وَتَسِيْرُ، فَبَيْنَمَا مُعَاذٌ عَلٰى اَثَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَنَاقَتُهٗ تَاْكُلُ مَرَّةً وَتَسِيْرُ اُخْرٰى عَثَرَتْ نَاقَةُ مُعَاذٍ فَكَبَحَهَا بِالزِّمَامِ فَهَبَّتْ حَتّٰى نَفَرَتْ مِنْهَا نَاقَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَشَفَ عَنْهُ قِنَاعَهٗ فَالْتَفَتَ فَاِذَا لَيْسَ مِنَ الْجَيْشِ رَجُلٌ اَدْنٰى اِلَيْهِ مِنْ مُعَاذٍ ، فَنَادَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((يَا مُعَاذُ)) قَالَ لَبَّيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، قَالَ: ((اُدْنُ دُوْنَكَ)) فَدَنَا مِنْهُ حَتّٰى لَصِقَتْ رَاحِلَتُهُمَا اِحْدَاهُمَا بِالْاُخْرٰى ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا كُنْتُ اَحْسِبُ النَّاسَ مِنَّا كَمَكَانِهِمْ مِنَ الْبُعْدِ)) فَقَالَ مُعَاذٌ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ نَعَسَ النَّاسُ فَتَفَرَّقَتْ بِهِمْ رِكَابُهُمْ تَرْتَعُ وَتَسِيْرُ، فَقَالَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَاَنَا كُنْتُ نَاعِسًا)) فَلَمَّا رَأى مُعَاذٌ بُشْرٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ
ﷺ اِلَيْهِ وَخَلْوَتَهٗ لَهٗ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِيْ اَسْأَلْكَ عَنْ كَلِمَةٍ قَدْ
اَمْرَضَتْنِيْ وَاَسْقَمَتْنِيْ وَاَحْزَنَتْنِيْ ، فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ: ((سَلْنِيْ عَمَّ شِئْتَ))
فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ حَدِّثْنِيْ بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِيَ الْجَنَّةَ لَا اَسْأَلُكَ عَنْ شَيْءٍ غَيْرِهَا ، قَالَ
نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ: ((بَخٍ بَخٍ لَقَدْ سَأَلْتَ بِعَظِيْمٍ ، لَقَدْ سَأَلْتَ بِعَظِيْمٍ [ثَلَاثًا] وَاِنَّهٗ
لَيَسِيْرٌ عَلٰى مَنْ اَرَادَ اللّٰهُ بِهِ الْخَيْرَ)) فَلَمْ يُحَدِّثْهُ بِشَيْءٍ اِلَّا قَالَهٗ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
حِرْصًا لِكَيْمَا يُتْقِنَهٗ عَنْهُ ، فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ: ((تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُقِيْمُ
الصَّلٰوةَ وَتَعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهٗ لَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا حَتّٰى تَمُوْتَ وَاَنْتَ عَلٰى ذٰلِكَ))
فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَعِدْ لِيْ، فَاَعَادَهَا لَهٗ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنْ
شِئْتَ حَدَّثْتُكَ يَا مُعَاذُ بِرَأْسِ هٰذَا الْاَمْرِ وَذِرْوَةِ السَّنَامِ)) فَقَالَ بِاَبِيْ وَاُمِّيْ اَنْتَ
يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَحَدِّثْنِيْ، فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ: ((اِنَّ رَأْسَ هٰذَا الْاَمْرِ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَّآ
اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ، وَاَنَّ قِوَامَ هٰذَا
الْاَمْرِ اِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ ، وَاَنَّ ذِرْوَةَ السَّنَامِ مِنْهُ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ،
وَاِنَّمَا اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَيَشْهَدُوْا اَنْ
لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ، فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ
فَقَدِ اعْتَصَمُوْا وَعَصَمُوْا دِمَاءَ هُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ
عَزَّوَجَلَّ)) وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ مَا شَحَبَ
وَجْهٌ وَلَا اغْبَرَّتْ قَدَمٌ فِيْ عَمَلٍ تُبْتَغٰى فِيْهِ دَرَجَاتُ الْجَنَّةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ
الْمَفْرُوْضَةِ كَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا ثَقَّلَ مِيْزَانَ عَبْدٍ كَدَابَّةٍ تُنْفَقُ لَهٗ فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ يُحْمَلُ عَلَيْهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ))

(رواه احمد والبزار والنسائی وابن ماجه والترمذی وقال حديث حسن صحيح)

ترجمہ

حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا ﷺ لوگوں کو غزوۂ تبوک کے لئے لے کر نکلے۔ جب صبح ہوگئی تو آپؐ نے ان کو صبح کی نماز پڑھائی، لوگ نماز پڑھ کر پھر سوار ہوگئے۔ جب آفتاب نکلا تو سب لوگ شب بیداری کی وجہ سے اونگھ رہے تھے۔ ایک معاذؓ تھے جو برابر رسولِ خدا ﷺ کے پیچھے پیچھے لگے چلے آرہے تھے۔ بقیہ لوگوں کی سواریاں چرتی رہیں اور چلتی رہیں اور انہیں لے کر راستے کے طول وعرض میں تتر بتر ہوگئی تھیں۔ اسی دوران میں کہ معاذؓ کی اونٹنی نے جو رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کے پیچھے پیچھے کبھی چرتی اور کبھی چلتی جارہی تھی، دفعۃً ٹھوکر کھائی، معاذؓ نے اس کو لگام کھینچ کر سنبھالا تو وہ اور تیز ہوگئی یہاں تک کہ اس کی وجہ سے آپؐ کی اونٹنی بھی بدک گئی۔ آپؐ نے اپنا نقاب اٹھایا! دیکھا تو لشکر بھر میں معاذؓ سے زیادہ کوئی اور شخص آپ کے قریب نہ تھا۔ آپؐ نے انؓ کو آواز دی اے معاذؓ! انہوں نے جواب دیا، یا نبیؐ اللہ میں حاضر ہوں۔ فرمایا اور قریب آجاؤ، وہ قریب آگئے اور اتنے قریب آگئے کہ دونوں کی سواریاں ایک دوسرے سے بالکل مل گئیں۔ آپؐ نے فرمایا میرا یہ خیال نہیں تھا کہ لوگ مجھ سے اتنی دور ہوں گے۔ معاذؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! لوگ کچھ اونگھ رہے تھے (اس لئے) ان کی سواریاں چرتی رہیں اور چلتی رہیں اور اِدھر اُدھر انہیں لے کر متفرق ہو گئیں۔ آپؐ نے فرمایا میں خود بھی اونگھ رہا تھا۔ معاذؓ نے جب دیکھا کہ آپؐ ان سے خوش ہیں اور موقع بھی تنہائی کا ہے تو عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! اجازت دیجئے تو ایک بات پوچھوں جس نے مجھے بیمار ڈال دیا ہے اور نڈھال کر دیا ہے اور غمزدہ بنا رکھا ہے۔ آپؐ نے فرمایا اچھا جو چاہتے ہو پوچھو۔ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! کوئی ایسا کام بتا دیجئے جو مجھے جنت میں لے جائے۔ اس کے سوا میں آپؐ سے اور کچھ نہیں پوچھوں گا۔ آپؐ نے فرمایا بہت خوب، بہت خوب، تم نے بڑی بات پوچھی۔ تین بار فرمایا۔ جس کے لئے خدا بھلائی کا ارادہ کرے اس کے لئے کچھ اتنی دشوار بھی نہیں۔ آپؐ نے ان

سے کوئی بات نہیں فرمائی جو تین بار نہ دہرائی ہو، اس خیال سے کہ وہ آپؐ کی بات خوب پختہ یاد کرلیں۔ آپؐ نے فرمایا اللہ اور آخرت کے دن پر یقین رکھو، نماز پڑھا کرو، اللہ کی عبادت کیا کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ۔ یہاں تک کہ اسی حال پر تمہاری موت آجائے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! پھر ارشاد فرمایئے۔ آپؐ نے ان کی خاطر تین بار فرمایا، اس کے بعد آپؐ نے فرمایا اگر چاہو تو اس دین کے اونچے عملوں میں جو چوٹی کا عمل ہے اور جو اس کی جڑ ہے، وہ تمہیں بتا دوں۔ انہوں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپؐ پر قربان! ضرور ارشاد فرمایئے! آپؐ نے فرمایا سب میں جڑ کا عمل تو یہ ہے تو اس کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو تنہا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں، اور جس عمل سے دین کی بندش مضبوط رہتی ہے، وہ نماز پڑھنا اور زکوٰۃ دینا ہے اور اس کے اونچے اونچے عملوں میں سب سے چوٹی کا عمل جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ میں جنگ اس وقت تک جاری رکھوں جب تک کہ لوگ نماز نہ پڑھیں، زکوٰۃ نہ دیں اور اس بات کی شہادت نہ دیں کہ معبود کوئی نہیں مگر اللہ جو تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ جب یہ باتیں کرلیں تو وہ خود بھی بچ گئے اور اپنی جان و مال کو بھی بچا لیا مگر ہاں جو شریعت کی زد میں آجائے اور اس کے بعد ان کا حساب خدا کے سپرد ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں محمدؐ کی جان ہے، کوئی چہرہ (عمل کرتے کرتے) متغیر نہیں ہوا اور کوئی قدم (سفر کرتے کرتے) غبار آلود نہیں ہوا، کسی ایسے عمل میں جس کا مقصد درجاتِ جنت ہوں فرض نماز کے بعد جہاد فی سبیل اللہ کے برابر اور نہ بندہ کے میزانِ عمل میں کوئی نیکی اتنی وزن دار ثابت ہوئی جتنا کہ اس کا وہ جانور جو جہاد فی سبیل اللہ میں مر گیا یا جس پر اس نے راہِ خدا میں سواری کی!

❀❀❀

مرکزی **انجمن خدّام القرآن** لاہور

کے قیام کا مقصد

منبع ایمان ......اور...... سرچشمۂ یقین

قرآنِ حکیم

کے **علم وحکمت** کی

وسیع پیمانے......اور......اعلیٰ علمی سطح

پر تشہیر واشاعت ہے

تاکہ امتِ مسلمہ کے فہیم عناصر میں **تجدیدِ ایمان** کی ایک عمومی تحریک برپا ہوجائے

اور اس طرح

اسلام کی نشاۃِ ثانیہ۔اور۔غلبۂ دینِ حق کے دورِ ثانی

کی راہ ہموار ہوسکے

وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ